۱۔ تاریخ نویسی: مغربی روایت

۱ء۱ تاریخ نویسی کی روایت

۱ء۲ جدید تاریخ نویسی

۱ء۳ یورپ میں سائنسی نقطۂ نظر کا ارتقا اور تاریخ نویسی

۱ء۴ اہم مفکرین

گزشتہ زمانے میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کو بالترتیب مربوط کر کے اس کی تفہیم کے مقصد کے تحت تاریخ کی تحقیق، تاریخ نویسی اور تاریخ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے۔

سائنسی علوم میں حاصل شدہ معلومات کی صداقت کی جانچ کے لیے تجرباتی طریقوں اور راست مشاہدے پر انحصار کیا جاتا ہے۔ اس طریقۂ کار کے ذریعے مختلف واقعات سے متعلق تمام ادوار کے عمومی اُصولوں کو پیش کرنا اور انھیں بار بار ثابت کرنا ممکن ہوتا ہے۔

تاریخ کی تحقیق میں تجرباتی طریقہ اور راست مشاہدے پر انحصار کرنا ممکن نہیں کیونکہ تاریخ میں واقعات وقوع پذیر ہو چکے ہوتے ہیں اور اس وقت ان کے مشاہدے کے لیے ہم اس جگہ موجود نہیں تھے۔ نیز ان واقعات کو دہرایا بھی نہیں جا سکتا۔ اسی طرح تمام ادوار کے عمومی اُصولوں کو پیش کرنا اور انھیں ثابت کرنا ممکن نہیں۔

تاریخی دستاویز لکھنے کے لیے جس زبان اور رسم الخط کا استعمال کیا گیا ہو، سب سے پہلے اس کے مطالعے اور تفہیم کے لیے اس زبان اور رسم الخط کو جاننے والے ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بعد خوش نویسی یا کتابت، مصنف کا اندازِ بیان، استعمال شدہ کاغذ کی قسم اور اس کی تیاری کا زمانہ، حکم نامے کی مہر جیسی مختلف اشیا کے ماہرین کی مدد سے ہی طے کیا جا سکتا ہے کہ متعلقہ دستاویز اصلی ہے یا نہیں۔ اس کے بعد تاریخ کے ماہرین تقابلی جائزے کے ذریعے تاریخی دستاویز میں درج معلومات کی صداقت کی جانچ کر سکتے ہیں۔

تاریخ کی تحقیق کا طریقہ

تاریخ کی پیش کش

- دستیاب تاریخی معلومات کے حوالوں کی جانچ کرنا۔
- تاریخی وسائل کی تجزیاتی تحقیق کرنا۔
- ممکنہ تصورات پیش کرنا۔
- تاریخی حوالوں سے متعلق مناسب سوالات پیش کرنا۔
- مخصوص تاریخی واقعات سے متعلق حاصل شدہ معلومات کے زمانی و مکانی حوالے اور تاریخ کے مطالعے کے طریقے کے مختلف تصوراتی خاکوں کی تفہیم کرنا۔
- تاریخی معلومات کی ذخیرہ اندوزی تاریخی تبدیلیوں کے لیے ذمہ دار عوامل کی نشاندہی اور ان کا تقابلی تجزیہ کرنا۔

تاریخ کی تحقیق میں مختلف شعبۂ علوم اور ادارے معاون ہوتے ہیں مثلاً آثاریات، کتبات محافظ خانہ، مخطوطات کا مطالعہ، رسم الخط کا مطالعہ، حرف شناسی، لسانیات، سکّہ شناسی، علم شجرہ خوانی وغیرہ۔

۱ء۱ تاریخ نویسی کی روایت

ہم یہ جان چکے ہیں کہ دستیاب ثبوتوں کی تجزیاتی تحقیق کرکے ماضی میں وقوع پذیر واقعات کو تاریخ میں کس طرح پیش کیا جاتا ہے۔ پیش کش کے اس طریقۂ تحریر کو تاریخ نویسی کہتے ہیں۔ اسی طرح تاریخ کو تحقیقی طور پر پیش کرنے والے محقق کو 'مؤرّخ' یا 'تاریخ نویس' کہتے ہیں۔

تاریخ بیان کرتے وقت ماضی میں وقوع پذیر ہر واقعے کا اندراج کرنا اور اس کی معلومات فراہم کرنا مؤرّخ کے لیے ممکن نہیں۔ تاریخ پیش کرتے وقت مؤرّخ زمانۂ ماضی کے کن واقعات کا انتخاب کرتا ہے یہ اس بات پر منحصر ہے کہ اسے قارئین تک کیا پہنچانا ہے۔ منتخب شدہ واقعات اور ان کی پیش کش کے دوران اختیار کیے گئے نظریاتی زاویۂ نگاہ پر مؤرّخ کے طرزِ تحریر کا تعین ہوتا ہے۔

دنیا بھر کی قدیم تہذیبوں میں اس قسم کی تاریخ نویسی کی روایت موجود نہیں تھی۔ البتہ یہ بھی نہیں کہا جاسکتا ہے کہ ان لوگوں کو ماضی کی معلومات یا اس کے بارے میں تجسّس نہیں تھا۔ بزرگوں کے ذریعے سنے گئے آبا و اجداد کی زندگیوں اور ان کی بہادری کے کارناموں کو اگلی نسل تک پہنچانے کی ضرورت اس وقت بھی محسوس کی جاتی تھی۔ غاروں میں کندہ تصاویر کے ذریعے مذہب کی حفاظت، قصہ گوئی، گیت اور پوواڑے گانے کی روایات دنیا بھر کی تہذیبوں میں انتہائی قدیم زمانے سے رائج تھیں۔ جدید تاریخ نویسی میں ان روایات کا استعمال وسائل کی حیثیت سے کیا جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

فرانس کے لُوَر عجائب گھر میں سب سے قدیم کتبہ

درج بالا تصویر میں ہاتھوں میں ڈھال اور نیزے سے لیس فوجیوں کی منظّم صف اور ان کی قیادت کرنے والا سپہ سالار نظر آرہا ہے۔

فی الحال یہ کہا جاسکتا ہے کہ تاریخی واقعات کو تحریری طور پر درج کرنے کی روایت میسوپوٹامیا کی سُمیر تہذیب سے شروع ہوئی۔ سُمیر حکومت کے بادشاہوں اور ان کے درمیان ہونے والی جنگوں کی کہانیوں کا تذکرہ اس زمانے کے کتبوں میں محفوظ ہے جس میں سب سے قدیم کتبہ ۴۵۰۰ برس پرانا ہے۔ اس میں سُمیر کی دو ریاستوں کے درمیان ہونے والی جنگ کا اندراج ہے۔ یہ کتبہ فی الوقت فرانس کے عالمی شہرت یافتہ عجائب گھر لور میں رکھا گیا ہے۔

۱ء۲ جدید تاریخ نویسی

جدید تاریخ نویسی کے طریقوں کی چار اہم خصوصیات ہیں :

(۱) یہ سائنسی طریقہ ہے جس کی ابتدا مناسب سوالوں کی پیش کش سے ہوتی ہے۔

(۲) یہ سوالات انسان مرکوز ہوتے ہیں یعنی یہ سوالات زمانۂ ماضی میں مختلف انسانی سماجوں کے افراد کے ذریعے مخصوص عرصوں میں انجام دی گئی سرگرمیوں سے متعلق ہوتے ہیں۔

تاریخ میں ان سرگرمیوں کا تعلق دیومالائی کہانیوں سے جوڑنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔

(۳) ان سوالوں کے جواب کی بنیاد قابلِ اعتماد تاریخی ثبوت ہوتے ہیں جس کی وجہ سے تاریخ کی پیش کش منطقی ہوتی ہے۔

(۴) ماضی میں کی گئی انسانی سرگرمیوں کے ذریعے انسانی ارتقا کا جائزہ تاریخ میں لیا جاتا ہے۔

مانا جاتا ہے کہ درج بالا خصوصیات سے پُرجدید تاریخ نویسی کی روایت کے بیج قدیم یونانی تاریخ نویسی میں پائے جاتے ہیں۔ لفظ 'ہسٹری' بھی یونانی ہے۔ پانچویں صدی قبل مسیح میں 'ہیروڈوٹس' نامی یونانی تاریخ داں نے اس کا استعمال اپنی کتاب 'دی ہسٹریز' کے عنوان کے لیے کیا تھا۔

۱ء۳ یورپ میں سائنسی نقطۂ نظر کا ارتقا اور تاریخ نویسی

اٹھارھویں صدی عیسوی تک یورپ میں فلسفے اور سائنس کے شعبوں میں قابلِ ذکر ترقی ہوئی۔ مفکروں کو اس بات پر اعتماد ہونے لگا کہ سائنسی طریقے کا استعمال کرکے سماجی اور تاریخی حقائق کا مطالعہ کرنا بھی ممکن ہے۔ اگلے دور میں یورپ اور امریکہ میں تاریخ اور تاریخ نویسی سے متعلق خوب غور وفکر کیا گیا۔ تاریخ نویسی میں ٹھوس ثبوتوں کو اہمیت حاصل ہوتی چلی گئی۔

اٹھارھویں صدی سے قبل یورپ کی یونیورسٹیوں میں ہر جگہ خدا سے متعلق مباحث اور فلسفے جیسے مضامین کو ہی زیادہ اہمیت دی گئی تھی لیکن رفتہ رفتہ یہ تصویر بدلنے لگی۔ ۱۷۳۷ء میں جرمنی میں گاٹنگین یونیورسٹی قائم کی گئی۔ اس یونیورسٹی میں پہلی مرتبہ مضمون تاریخ کو آزادانہ درجہ دیا گیا۔ اس کے بعد جرمنی کی دیگر یونیورسٹیاں بھی تاریخی مطالعے کا مرکز بن گئیں۔

۱ء۴ اہم مفکرین

علمِ تاریخ نویسی کے ارتقا میں کئی مفکرین کا اہم کردار رہا ہے جن میں سے ہم چند مفکرین کے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

رینے ڈیکارٹ (۱۵۹۶-۱۶۵۰ء) : یہ خیال پُرزور طریقے سے پیش کیا جاتا تھا کہ تاریخ نویسی میں استعمال ہونے والے تاریخی وسائل، خصوصاً دستاویزات کی تصدیق نہایت ضروری ہے۔ ان مفکرین میں رینے ڈیکارٹ نامی فرانسیسی فلسفی پیش پیش تھے۔ اُن کی تصنیف کردہ 'ڈسکورس آن دی میتھڈ' نامی کتاب کا ایک اُصول سائنسی تحقیق کے نظریے سے کافی اہم مانا جاتا ہے کہ ''جب تک بلاشک وشبہ کسی واقعے کی سچائی قابلِ اعتماد نہیں ہوتی اُسے ہرگز قبول نہیں کرنا چاہیے۔''

رینے ڈیکارٹ

والٹیر (۱۶۹۴-۱۷۷۸ء) : والٹیر کا اصلی نام فرانسوا مَری اَروئے تھا۔ اس فرانسیسی فلسفی نے تاریخ نویسی کے لیے نہ صرف ٹھوس حقائق اور واقعات کی ترتیب پر توجہ دی بلکہ یہ خیال بھی پیش کیا کہ اس زمانے کی سماجی روایات، تجارت، معاشی نظام، زراعت وغیرہ امور کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اس وجہ سے یہ بات سامنے آئی کہ تاریخ مرتب کرتے وقت انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنا ضروری ہے۔ اس اعتبار سے والٹیر کو جدید تاریخ نویسی کا بانی کہا جاتا ہے۔

والٹیر

جارج ولیم فریڈرِک ہیگل (۱۷۷۰-۱۸۳۱ء) : اس

جارج ولیم فریڈرک ہیگل

جرمن فلسفی نے اس بات پر زور دیا کہ تاریخ کو منطقی طریقے سے پیش کیا جائے۔ تاریخ میں واقعات کی ترتیب ارتقا کے مراحل ظاہر کرتی ہے۔ اس نے دعویٰ کیا کہ مؤرّخ کو وقتاً فوقتاً حاصل ہونے والے ثبوتوں کے اعتبار سے تاریخ کی پیش کش کا بدلتے رہنا فطری امر ہے۔ اس کی وضاحت کی وجہ سے کئی فلسفیوں کو اس بات کا یقین ہوا کہ اگرچہ تاریخ کا طریقۂ تحقیق سائنس کے طریقوں سے مختلف ہے لیکن ان سے کم تر نہیں۔ 'انسائیکلوپیڈیا آف فلاسوفیکل سائنسز' نامی کتاب میں اس کے لیکچرز اور مضامین شامل ہیں۔ ہیگل کی تصنیف 'ریزن اِن ہسٹری' کافی مشہور ہے۔

ذرا یہ جان لیں۔

ہیگل کے مطابق کسی واقعے کا مطلب اخذ کرنے کے لیے اس کی درجہ بندی دو مخالف قسموں میں کی جاتی ہے۔ اس کے بغیر انسانی دماغ کو اس واقعے کا ادراک نہیں ہوتا مثلاً سچ - جھوٹ، اچھا - برا۔ اِس طریقے کو جدلیت کہا جاتا ہے۔ اس طریقے میں پہلے ایک اُصول پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس اُصول کو قطع کرنے والا مخالف اُصول پیش کیا جاتا ہے۔ اِن دونوں کے منطقی برتاؤ کے بعد ان دونوں کے خلاصے پر مشتمل اُصول کی ارتباطی پیش کش کی جاتی ہے۔

لیوپالڈ وان رانکے (۱۷۹۵ء - ۱۸۸۶) : اُنیسویں صدی میں طریقۂ تاریخ نویسی پر خصوصی طور پر برلن یونیورسٹی کے لیوپالڈ وان رانکے کے خیالات کا اثر تھا۔ انھوں نے تاریخی تحقیق کے تشخیصی طریقے کے بارے میں بتایا۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ اصلی دستاویزات کے ذریعے حاصل شدہ معلومات انتہائی اہم ہوتی ہے اور تاریخی واقعات سے متعلق تمام اقسام کے کاغذات اور دستاویزات کی کڑی جانچ ہونی چاہیے۔ انھیں اس بات کا یقین تھا کہ اسی طریقے سے تاریخ کی صداقت تک رسائی ہوسکتی ہے۔ انھوں نے تاریخ نویسی میں خیالی واقعات پر تنقید کی اور عالمی تاریخ کی ترتیب پر زور دیا۔ 'دی تھیوری اینڈ پریکٹس آف ہسٹری' اور 'دی سیکریٹ آف ورلڈ ہسٹری' کتابوں میں ان کے مختلف مضامین یکجا ہیں۔

لیوپالڈ وان رانکے

کارل مارکس (۱۸۱۸ء - ۱۸۸۳) : اُنیسویں صدی کے نصف آخر میں کارل مارکس کے پیش کردہ اُصولوں کی وجہ سے تاریخ کے زاویۂ نظر میں اہم تبدیلیاں لانے والا فکری نظام وجود میں آیا۔ اس نے خیال پیش کیا کہ ''تاریخ غیر مرئی تصورات پر نہیں بلکہ زندہ انسانوں کے تذکرے پر مبنی ہوتی ہے۔'' انسانوں کے آپسی تعلقات، ان کی بنیادی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے میسر ذرائع پیداوار کی نوعیت اور ملکیت پر مبنی ہوتے ہیں۔ سماج کے مختلف طبقات کو یہ وسائل یکساں طور پر میسر نہیں ہوتے جس کی وجہ سے سماج میں طبقات پر مبنی غیر مساوی تقسیم کی وجہ سے طبقاتی کش مکش پیدا ہوتی ہے۔ انسانی تاریخ اسی طبقاتی عدم مساوات کی تاریخ ہے۔ جن طبقات کے پاس ذرائعِ پیداوار

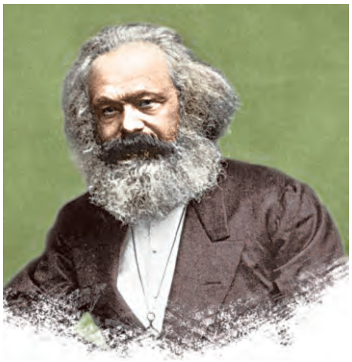

کارل مارکس

ہوتے ہیں وہ دیگر طبقوں کا معاشی استحصال کرتے ہیں۔ کارل مارکس کی تصنیف 'داس کیپٹل' دنیا بھر میں مشہور ہے۔

اینلس نظام : بیسویں صدی کی ابتدا میں فرانس میں اینلس تاریخ نویسی کا نظام وجود میں آیا۔ اس نظام کی وجہ سے تاریخ نویسی کو ایک الگ سمت ملی۔ تاریخ کے مطالعے کو صرف سیاسی اتھل پتھل، بادشاہوں، عظیم رہنماؤں اور ان کی سیاست، سفارت اور جنگوں پر مرکوز نہ کرتے ہوئے اس دور کے موسم، مقامی لوگ، زراعت، تجارت، ٹیکنالوجی، نقل و حمل، مواصلاتی وسائل، سماجی درجہ بندی اور اکثریت کا رجحان جیسے موضوعات کا مطالعہ بھی اہم سمجھا جانے لگا۔ اینلس نظام کی ابتدا اور ارتقا کا سہرا فرانسیسی مؤرّخوں کے سر بندھتا ہے۔

نسائی تاریخ نویسی

نسائی تاریخ نویسی یعنی خواتین کے نقطۂ نظر کے مطابق کی گئی تاریخ کی از سرِ نو تشکیل۔ سیماں - دَ - بووا نامی فرانسیسی دانشور نے نسائیت کا بنیادی کردار ثابت کیا۔ نسائی تاریخ نویسی میں خواتین کی شمولیت کے ساتھ تاریخ نویسی کے شعبوں میں مردوں کی فوقیت پر مرکوز زاویۂ نظر پر از سرِ نو غور کرنے پر زور دیا گیا۔ اس کے بعد خواتین کی زندگیوں سے جڑی ملازمت، روزگار، ٹریڈ یونین، ان سے مربوط مفاد میں سرگرم ادارے، خواتین کی خاندانی زندگی جیسے مختلف پہلوؤں پر مفصل غور و فکر پر مبنی تحقیق کی ابتدا ہوئی۔ ۱۹۹۰ء کے بعد خواتین کو ایک علیحدہ سماجی طبقہ تسلیم کرکے تاریخ نویسی پر زور دیا گیا۔

مائیکل فوکو (۱۹۲۶ - ۱۹۸۴ء) : بیسویں صدی میں فرانسیسی مؤرّخ مائیکل فوکو کے قلم سے تاریخ نویسی کا ایک نیا نظریہ سامنے آیا۔ اس نے 'آرکیالوجی آف نالج' نامی کتاب میں واضح کیا کہ تاریخ کو زمانی ترتیب سے ایک ساتھ پیش کرنے کا طریقہ غلط ہے۔ اس نے اس جانب توجہ مبذول کرائی کہ آثارِ قدیمہ کے تحت آخری سچائی تک پہنچنا ہی مقصد نہیں ہے بلکہ ماضی کے تغیرات کی وضاحت کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ فوکو نے تاریخ میں تغیرات کی وضاحت پر زور دیا، اس لیے انھوں نے اس طریقے کو علم کا آثارِ قدیمہ نام دیا ہے۔

مائیکل فوکو

مؤرّخوں کے ذریعے سابقہ دور میں نظر انداز کیے گئے نفسیاتی امراض، علمِ طب/علم الادویہ اور قیدخانوں کا نظام جیسے موضوعات پر انھوں نے تاریخی نظریے سے غور و خوض کیا۔

جدید تاریخ نویسی کی وسعت میں اس طرح اضافہ ہوتا گیا۔ ادب، فنِ تعمیر، مجسمہ سازی، تصویر کشی (ڈرائنگ)، موسیقی، رقص، ڈراما، فلم سازی، ٹیلی وِژن جیسے مختلف موضوعات کی آزادانہ تاریخ لکھی جانے لگی۔

مشق

(ا) (الف) دیے ہوئے متبادلات میں سے مناسب متبادل چن کر بیانات مکمل کیجیے۔

ا۔ جدید تاریخ نویسی کا بانی ....کو کہا جاتا ہے۔

(الف) والٹیر (ب) رینے ڈیکارٹ

(ج) لیوپالڈ وان رانکے (د) کارل مارکس

۲۔ 'آرکیالوجی آف نالج' نامی کتاب.................نے لکھی۔

(الف) کارل مارکس (ب) مائیکل فوکو

(ج) لوسیاں فیبر (د) والٹیر

(ب) ذیل میں سے غلط جوڑی پہچان کر لکھیے۔

ا۔ جارج ولیم فریڈرک ہیگل - ریزن ان ہسٹری

۲۔ لیوپالڈ وان رانکے - دی تھیوری اینڈ پریکٹس آف ہسٹری

۳۔ ہیروڈوٹس - دی ہسٹریز

۴۔ کارل مارکس - ڈسکورس آن دی میتھڈ

(۲) درج ذیل تصورات کی وضاحت کیجیے۔

ا۔ جدلیت

۲۔ اینلس نظام

(۳) درج ذیل بیانات کی وجوہات کے ساتھ وضاحت کیجیے۔

ا۔ خواتین کی زندگیوں کے مختلف پہلوؤں پر غور وفکر پر مبنی تحقیق کا آغاز ہوا۔

۲۔ فوکو کے طرزِ تحریر کو علم کا آثارِ قدیمہ کہا گیا ہے۔

(۴) درج ذیل تصوّراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

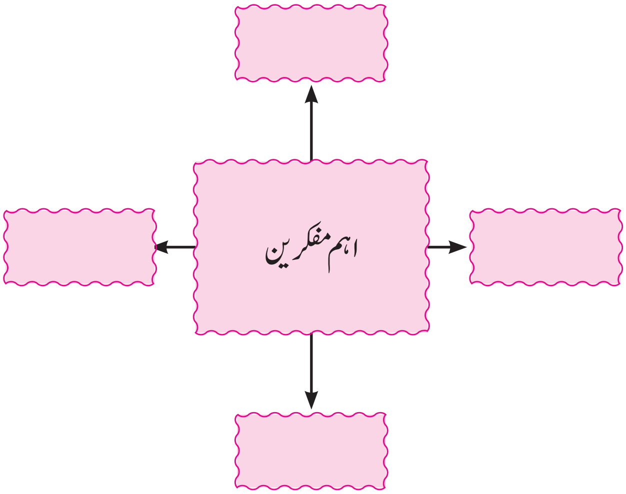

(۵) درج ذیل سوالوں کے مفصل جواب لکھیے۔

ا۔ کارل مارکس کا نظریۂ طبقات واضح کیجیے۔

۲۔ جدید طریقۂ تاریخ نویسی کی چار اہم خصوصیات بیان کیجیے۔

۳۔ نسائی تاریخ نویسی سے کیا مُراد ہے؟

۴۔ لیوپالڈ وان رانکے کا تاریخ سے متعلق نظریہ بیان کیجیے۔

سرگرمی

کسی ایک پسندیدہ عنوان پر تفصیلی معلومات حاصل کرکے اس کی تاریخ لکھیے۔ مثلاً

- قلم کی تاریخ
- فنِ طباعت کی تاریخ
- کمپیوٹر کی تاریخ

3KSYAF